سوال

(227) آپ ﷺ پر سلام کس طرح بھیجیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کے عشاء کے ایک درس میں حدیث سنی کہ صحابہ رضی نے پوچھا اللہ کے رسول ہم کو سلام تو آتا ہے آپ پر صلوۃ کس طرح بھیجیں تو آپ ﷺ نے درود ابراہیمی علیہ السلام پڑھایا۔ اس پر امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت کا باب باندھا تھا۔ اور آپ نے اس میں سے التحیات کے بعد درود پڑھنے کا مسئلہ بھی اخذ کیا اور فرمایا کہ ہمیں اللہ کے رسول ﷺ پر ہر سلام کے بعد درود بھیجنا چاہیے اس میں درمیانی یا آخری التحیات کی کوئی شرط نہیں ہے اور اس پر آپ کا عمل بھی ہے اس وجہ سے میں نے بھی درمیانی التحیات کے بعد درود پڑھنا شروع کر دیا اور اس کی تبلیغ بھی شروع کر دی مگر ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۵۰ میں لکھا ہے

«بَابُ الْاِقْتِصَارِ فِی الْجَلْسَةِ الْاُوْلٰی عَلَی التَّشَهُّدِ وَتَرْکِ الدُّعَائِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ ۷۰۸۔ أَنَا اَبُوْطَاہِرٍ۔ نَا اَبُوْبَکْرٍ۔ نَا اَحْمَدُ بْنُ اَظْهَرَ وَکَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِه حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ تَشَهُّدِ رَسُوْلِ ا فِیْ وَسَطِ الصَّلٰوةِ وَفِیْ آخِرِهَا۔) عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِیُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ (وَکُنَّا نَحْفَظُه عَنْ عَبْدِا بْنِ مَسْعُوْدٍ کَمَا نَحْفَظُ حُرُوْفَ الْقُرْآنِ حِيْنَ أَخْبَرَنَا اَنَّ رَسُوْلَ ا ﷺ عَلَّمَه اِيَّاهُ۔ قَالَ : فَکَانَ يَقُوْلُ۔ اِذَا جَلَسَ فِیْ وَسَطِ الصَّلٰوةِ وَفِیْ آخِرِهَا عَلٰی وَرِکِه يُسْرٰی : اَلتَّحِيَّاتُ ...... اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه وَرَسُوْلُه قَالَ ثُمَّ اِنْ کَانَ فِیْ وَسَطِ الصَّلٰوةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِه وَاِنْ کَانَ فِیْ آخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشَهُّدِه بِمَا شَائَ ا اَنْ يَّدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمُ»

مزید عبدالعزیز نورستانی نے اپنی کتاب «صَلُّوْا کَمَا رَاَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ» کے صفحہ نمبر ۴۶ میں لکھا ہے ''قعدہ اول سے تشہد پورا کرتے ہی اٹھنا''۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : «اِنْ کَانَ فِیْ وَسَطِ الصَّلٰوةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِه» (مسند احمد ج ۴ ص ۳ رجالہ موثوقون ابن خزیمۃ جلد ۱ ص ۳۵۰ واسنادہ حسن صلوا از نورستانی ص ۴۶) محترم المقام عبدالمنان صاحب بندہ نے دونوں دلائل لکھ دیئے ہیں ان کی روشنی میں وضاحت فرمائیں کہ کیا کرنا چاہیے قرآن وسنت کے مطابق تطبیق فرما دیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے جو روایت بحوالہ صحیح ابن خزیمہ اور مسند احمد نقل فرمائی ہے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے رسول اللہ ﷺ تک مرفوع نہیں کیونکہ «فَکَانَ يَقُوْلُ اِذَا جَلَسَ» الخ اور «ثُمَّ اِنْ کَانَ فِیْ وَسَطِ الصَّلاَةِ» الخ میں ضمیر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹتی ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف نہیں لوٹتی جیسا کہ سیاق روایت اسی پر دلالت کر رہا ہے نیز صحیح ابن خزیمہ ہی میں یہی روایت ایک صفحہ پیچھے ص ۳۴۸ پر موجود ہے جس کے الفاظ ہیں :

«عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّا عَبْدُا بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ ا عَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِی الصَّلاَةِ قَالَ : کُنَّا نَحْفَظُه عَنْ عَبْدِا بْنِ مَسْعُوْدٍ کَمَا نَحْفَظُ حُرُوْفَ الْقُرْآنِ الْوَاوَ وَالْاَلِفَ فَاِذَا جَلَسَ عَلٰی وَرِکِه

الیُسریٰ قَالَ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ » الخ

اس روایت سے صاف طور پر واضح ہے کہ «کُنَّا نَحْفَظُہ عَنْ عَبْدِا بْنِ مَسْعُوْدٍ» اور «فَإِذَا جَلَسَ عَلٰی وَرِکِہِ الْیُسْرٰی قَالَ اَلتَّحِیَّاتُ» الخ اسود بن یزید کا مقولہ ہے نہ کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ۔ اور اگر «فکان یقول إِذَا جَلَسَ» اور «ثُمَّ إِنْ کَانَ فِی وَسَطِ الصَّلاَۃِ» کی ضمیر رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹانے پر کوئی صاحب اصرار فرمائیں تو یہ روایت مرفوع تو بن جائے گی مگر ہوگی مرسل کیونکہ یہ قول اسود بن یزید کے ہیں جو تابعی ہیں اور معلوم ہے کہ موقوف اور مرسل دونوں حجت نہیں ۔ پہلے قعدے میں درود کی دلیل کے لیے شیخ البانی حفظہ اللہ کی کتاب صفۃ صلاۃ النبی ﷺ پڑھیں ۔

پھر اس روایت کی رو سے درمیانے اور آخری دونوں قعدوں میں درود نہیں ہے دوسرے قعدے میں تشہد کے بعد دعا ہے پھر سلام تو لامحالہ دوسرے قعدے میں درود کے لیے کوئی اور حدیث یا آیت پیش کی جائے گی اور اس میں دوسرے قعدے کی کوئی تخصیص نہیں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص195

محدث فتویٰ